Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۵ شوال ۱۳۹۷ھ ۲۰ تبوک ۱۳۵۶ ہش ۲۰ ستمبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۱۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ تبوک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اُٹھو! اور ایمان کو ڈھونڈو کہ ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے

ایمان رضائے الٰہی کا وسیلہ، مراتبِ قُرب کا زینہ اور گناہوں کو دھونے کے لئے ایک چشمہ ہے

"بھائیو! یقیناً سمجھو کہ نجات ایمان سے وابستہ ہے اور ایمان امورِ مخفیہ سے وابستہ ہے۔ اگر حقائق اشیاء مستور نہ ہوتیں تو ایمان نہ ہوتا اور اگر ایمان نہ ہوتا تو نجات کا کوئی ذریعہ نہ ہوتا۔ ایمان ہی ہے جو رضائے الٰہی کا وسیلہ، مراتبِ قُرب کا زینہ اور گناہوں کے زنگ دھونے کے لئے ایک چشمہ ہے۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف حاجت ہے اس کا ثبوت ایمان ہی کے ذریعہ سے ملتا ہے کیونکہ ہم اپنی نجات کے لئے اور ہر ایک دُکھ سے راحت پانے کے لئے خدا تعالیٰ کے محتاج ہیں اور وہ نجات صرف ایمان سے ہی ملتی ہے ..... ایمان ہی سے پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے خدا فلسفیوں سے پوشیدہ رہا اور حکیموں کو اس کا کچھ پتہ نہ لگا مگر ایمان ایک عاجز دلق پوش کو خدا تعالیٰ سے ملا دیتا ہے اور اس سے باتیں کرا دیتا ہے اور مومن اور محبوبِ حقیقی میں قوتِ ایمانی دلالہ ہے یہ قوت ایک مسکین ذلیل خوار مردود خلائق کو قصرِ مقدس تک جو عرش اللہ ہے پہنچا دیتی ہے اور تمام پردوں کو اُٹھاتی اور دل آرام ازلی کا چہرہ دکھا دیتی ہے۔ سو اُٹھو! ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بے سود ورقوں کو جلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔ ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے۔ ایمان سے صرف آخرت کی نجات نہیں بلکہ ایمان دُنیا کے عذابوں اور لعنتوں سے بھی چھڑا دیتا ہے اور رُوح کے تحلیل کرنے والے غموں سے ہم ایمان ہی کی برکت سے نجات پاتے ہیں .... کوئی ایسی دولت نہیں جیسا کہ ایمان۔ دُنیا میں ہر یک ماتم زدہ ہے مگر ایمان دار دُنیا میں ہر یک سوزش اور فرقت اور جلن میں گرفتار ہے مگر مومن۔

اے ایمان! کیا ہی تیرے ثمرات شیریں ہیں کیا ہی تیرے پُھول خوشبودار ہیں سُبحان اللہ! کیا عجیب تجھ میں برکتیں ہیں کیا ہی خوش نور تجھ میں چمک رہے ہیں۔ کوئی ثریّا تک پہنچ نہیں سکتا مگر وہی جس میں تیری کششیں ہوں۔ خدا تعالیٰ کو یہی پسند آیا کہ اب تو آوے اور فلسفہ جاوے۔ ولا راد لفضلہٖ"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۷۳)

جیسا کہ کل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم نواب محمد احمد خان صاحب کا کراچی میں اپریشن ہونے والا ہے انہیں گذشتہ ڈیڑھ دو ماہ سے پیشاب میں خون آرہا ہے جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں احبابِ جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

احباب محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بنت حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ) کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے ان کے بازوؤں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

میرا لڑکا عزیز عرفان قادر باجوہ ایک تیز رفتار جیپ کی زد میں آکر شدید زخمی ہو گیا ہے اس کی دائیں ٹانگ تین جگہ سے ٹوٹ گئی۔ فوری طور پر سول ہسپتال لائلپور پہنچایا گیا جہاں اس کا اپریشن کیا گیا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا ہے۔ احبابِ جماعت۔ کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

(غلام باری باجوہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم

تمام سیکرٹری صاحبان مال سے گذارش ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم اوّلین فرصت میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع فرما دیں۔ ترسیل میں بلاوجہ تاخیر حرج کا موجب بنتی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظم مال وقفِ جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ تبوک ۱۳۵۶ ہش
۳۰ ستمبر ۱۹۷۷ء

نفسِ مطمئنہ کے حصول کا ایک حتمی اور یقینی ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ نفسانی خواہشات کی پیروی سے کلی نجات حاصل کر کے نفسِ امارہ کی آلودگیوں سے اپنے آپ کو ہر طور بچانے کے لئے مجاہدہ سے کبھی غافل نہ ہوں اور پھر نفس لوامہ پر ہرگز اکتفا نہ کریں اور اس وقت تک مجاہدہ کرتے چلے جائیں جب تک کہ انہیں نفسِ مطمئنہ حاصل نہ ہو جائے اور انہیں یہ آواز نہ آجائے کہ:-

"یٰۤاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ○ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً ○ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ○ وَ ادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ○"

(الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱)

ترجمہ: اے نفسِ مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ آ (اس حال میں کہ تو اسے) پسند کرنے والا بھی (ہے) اور اس کا پسندیدہ بھی (ہے) پھر (تمہارا رب تجھے کہتا ہے کہ) آ میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا اور آ میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پوری مستعدی سے ادا کرنے اور ان کی ادائیگی کو کمال تک پہنچانے کی تعلیم دی ہے (اور یہی وہ اصل مجاہدہ ہے جس میں کامیابی کے بعد انسان کو نفسِ مطمئنہ عطا کیا جاتا ہے) وہاں اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ میں سے ایک خاص حق پر بہت زور دیا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ اس حق کو کما حقہ ادا کرنے کے نتیجہ میں تمہارے لئے نفسِ مطمئنہ کا حصول آسان ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وہ حق یہ ہے کہ اس کے بندے فرائض ادا کرنے کے علاوہ نفلی عبادتوں پر بہت زور دیں اور بالخصوص اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کریں اور ہر وقت اپنی زبانوں کو اس کے ذکر سے تر رکھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ذکر اللہ میں مشغول رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوا اللّٰہَ ذِکۡرًا کَثِیۡرًا ○ وَّ سَبِّحُوۡہُ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا ○ ہُوَ الَّذِیۡ یُصَلِّیۡ عَلَیۡکُمۡ وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخۡرِجَکُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَ کَانَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَحِیۡمًا ○"

(الاحزاب آیات ۴۲ تا ۴۴)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ کا ذکر بہت کیا کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کیا کرو۔ وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تمہارے لئے دعا کرتے ہیں تا کہ (اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ) وہ تم کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ بکثرت ذکر کرنے سے مراد یہ ہے کہ تم ہر وقت اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی اپنے اندر عادت ڈالو تا کہ کوئی لمحہ بھی ایسا نہ ہو کہ جس میں تم اس کے ذکر سے غافل ہو۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

"فَاِذَا قَضَیۡتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِکُمۡ ۚ"

(النساء آیت ۱۰۴)

ترجمہ: اور جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے) یاد کرتے رہو۔

ہر وقت اور ہر حالت میں اللہ کو یاد کرنے اور اس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھنے کی تلقین کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ کا ذکر بے دلی یا محض رسم کے طور پر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ضروری ہے کہ اللہ کو پورے ذوق و شوق، دلی رغبت اور اشتیاق کے رنگ میں یاد کیا جائے اور پھر یہ ذوق و شوق اور دلی رغبت و اشتیاق اس رنگ کا ہونا چاہیئے کہ تم بجز خدا کے اس ذوق و شوق سے اور کسی کو یاد نہ کرو۔ ذکر اللہ کا ذوق و شوق ہر دوسرے ذکر کے ذوق و شوق سے بلند اور ارفع و اعلیٰ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ ذکر اللہ کے اس خاص پہلو کو ذہن نشین کراتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا ؕ"

(البقرہ۔ آیت ۲۰۱)

ترجمہ: اپنے باپ دادوں کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کرو بلکہ (اگر ہو سکے تو اس سے بھی) زیادہ (دلبستگی سے اللہ کو) یاد کرو۔

ذکرِ الٰہی پر اتنا زور دینے کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اس نیک عمل کو نفسِ مطمئنہ کے حصول میں خاص دخل حاصل ہے۔ یہ ایک ایسا نیک عمل ہے جس کے نتیجہ میں اطمینان قلب کی دولت میسر آتی ہے اور انسان اس کی بدولت اپنے آپ کو اطمینان یافتہ محسوس کرنے لگتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ذکر اللہ کی اس عظیم الشان برکت اور فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُہُمۡ بِذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ○"

(الرعد آیت ۲۹)

ترجمہ:- جو لوگ ایمان لائے ہوں اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہوں۔ (اللہ ان کو ہدایت دیتا ہے) سن! سمجھ لو اللہ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔

ذکر اللہ کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر شیطان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ جن لوگوں کو وہ فرض عبادات سے غافل کرنے میں ناکام رہا ہے وہ اور کچھ نہیں تو انہیں ذکرِ الٰہی سے غافل کر دے اور اس طرح انہیں تباہی کے کنارے لا کھڑا کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ جو شخص بھی ذکرِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے وہ خود شیطان کو اپنے اوپر مسلط ہونے کی دعوت دیتا ہے اور اس طرح اپنے ہاتھوں خود تباہی مول لیتا ہے۔ فرماتا ہے:-

"وَ مَنۡ یَّعۡشُ عَنۡ ذِکۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَیِّضۡ لَہٗ شَیۡطٰنًا فَہُوَ لَہٗ قَرِیۡنٌ ○"

(الزخرف آیت ۳۷)

ترجمہ:- اور جو کوئی رحمٰن (خدا) کے ذکر سے منہ موڑ لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطانی خصلت وجود کو مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ہر وقت کا ساتھی ہو جاتا ہے۔

شیطان ایسے شخص کو مسلسل ورغلاتا رہتا ہے اور اس وقت تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا جب تک کہ اسے گمراہ کر کے مستحق عذاب نہ بنا دے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ذکرِ الٰہی سے غفلت برتنے کے برے انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"وَّ مَنۡ یُّعۡرِضۡ عَنۡ ذِکۡرِ رَبِّہٖ یَسۡلُکۡہُ عَذَابًا صَعَدًا ○"

(الجن آیت ۱۸)

ترجمہ: اور جو شخص بھی اپنے رب کے ذکر سے اعراض کرتا ہے وہ (یعنی خدا) اس کو ایسے عذاب کے راستہ پر چلاتا ہے جو بڑھتا ہی جاتا ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو شیطان اور اس کے ساتھیوں کے بہکاوے میں آکر ذکرِ الٰہی سے غفلت نہ برتنے کی بطور خاص تاکید فرمائی ہے۔ اور خاص تعہد کے ساتھ ان کامل مومنوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے جو کسی حال میں بھی ذکرِ الٰہی سے غافل نہ رہنے والے ہوں چنانچہ فرماتا ہے:-

"وَ اصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَ الۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَہٗ وَ لَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡہُمۡ ۚ تُرِیۡدُ زِیۡنَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَ لَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَ اتَّبَعَ ہَوٰىہُ وَ کَانَ اَمۡرُہٗ فُرُطًا ○"

(الکہف آیت ۲۹)

ترجمہ:- اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھ جو اپنے رب کو اس کی خوشنودی چاہتے ہوئے صبح و شام پکارتے ہیں اور تیری نظریں ان کو پیچھے چھوڑ کر آگے نہ نکل جائیں (اور اگر تو ایسا کرے گا تو) تو ورلی زندگی کی زینت چاہے گا۔ اور جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہو اور اس نے اپنی گری ہوئی خواہش کی پیروی اختیار کی ہو اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہو اس کی فرمانبرداری مت کر۔

ان جملہ آیات سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ نفسانی خواہشات کی پیروی اور نفسِ امارہ کی آلودگیوں سے کلی محفوظ رہنے اور بالآخر نفسِ مطمئنہ حاصل کرنے کے لئے جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہ ادائیگی کے ساتھ اپنے دن اور رات کے اکثر اوقات کو ذکرِ الٰہی میں گزارنا اور اپنی زبانوں کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھنا اولین ضروری ہے اس کے بغیر انسان شیطان کے حملوں اور اس کے پُرفریب حیلوں سے محفوظ رہ ہی نہیں سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا"

(مکرم مولوی محمد اشرف ناصر صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم حیدر آباد)

(۲)

(۶)

ان تمام مذکورہ بالا تکالیف کے باوجود جو آپ کو اور آپ کے صحابہؓ کو پہنچائی گئیں آپ کی شفقت کا یہ عالم تھا کہ جب ایک دفعہ مکہ میں سخت قحط پڑا اور مکہ کے لوگ انتہائی تنگی میں مبتلا ہوگئے تو ابوسفیان جو اس وقت تک ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس قحط کے ٹل جانے اور بارش کے لئے دعا کی درخواست کی تو آپ اہل مکہ کی پریشان حالی کو برداشت نہ کر سکے اور دعا فرمائی جس کے نتیجہ میں قحط دُور ہو گیا۔

ایک دفعہ بعض صحابہؓ نے تنگ آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اہل مکہ کیلئے بددعا کی درخواست کی تو آپؐ نے فرمایا کہ میں لعنت نہیں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

۳۔ آپ کی شفقت حیوانوں پر

ایک دفعہ ایک لاغر اور مریل اونٹ آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیا پھر اس طرح آواز نکالنے لگا گویا سخت تکلیف میں ہے حضورؐ نے فرمایا یہ اونٹ اپنے مالک کے خلاف تمہارے رسول کی پناہ لینے کے لئے آیا ہے۔ یہ کہتا ہے ساری عمر خدمت لی اب مجھے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ اسی اثناء میں اس کا مالک بھی آگیا اور اس نے بڑی معذرت کی کہ حضور اب میں اسے آرام سے رکھوں گا لیکن آپؐ نے فرمایا۔ نہیں تم اس کے آرام کا خیال نہیں رکھ سکتے۔ آپ نے یہ اونٹ قیمتاً لیا اور پھر اسے آزاد کر دیا۔

۴۔ آپ کی شفقت اپنے اصحاب پر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت زاہرؓ تھے۔ ان کی ظاہری شکل کچھ اتنی اچھی نہ تھی بلکہ ایسی تھی کہ شاید اس کی ماں کو بھی اس پر پیار نہ آئے لیکن

"کان رسول اللہ یحبّہ"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہایت پیارے تھے۔

ایک دفعہ یہ پسینہ میں شرابور تھے اور ننگے بدن پر دھول اور خاک جمی ہوئی تھی اور پسینے سے عجیب گلکاریاں جسم پر بنی ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر اُن کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ حضرت زاہرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی مخصوص دل موہ لینے والی بُو کو محسوس کر لیا کہ یہ تو نبیٔ دو جہاں ہیں اور پھر انہوں نے اپنے جسم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رگڑنا شروع کر دیا اور اپنے اس فخر و اعزاز پر اتنے نازاں تھے کہ اس وقت خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاحاً فرمایا لوگو! میں اسے بیچنا چاہتا ہوں کوئی گاہک ہے؟ وہی زاہرؓ جو پہلے آسمان کی بلندیوں پر اپنے آپ کو محسوس کر رہے تھے دفعتاً ان الفاظ نے ان کی اصل حقیقت ان پر ظاہر کر دی اور وہ اپنی بدصورتی اور اپنی بے کسی و بے بسی کو مدنظر رکھ کر کہنے لگے خریدنا تو درکنار یا رسول اللہ! میرے جیسے کو تو کوئی غلام بنانا بھی پسند نہیں کرے گا۔ آپ زاہرؓ کے ان الفاظ پر تڑپ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں:۔

"ایسا نہ کہو، ایسا نہ کہو تمہارا تو خود عرش کا خدا خریدار ہے۔"

۲۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر جو مصائب کے پہاڑ ان کا مالک ان پر ڈھاتا تھا فتح مکہ کے دن ان کے دل میں کتنے ارمان ہوں گے کہ آج ان مظالم کا گن گن کر بدلہ لیا جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بلال جیسے صحابہ کے ان جذبات کا احساس ہے لیکن آپ کس حسین اور پیارے طریق سے حضرت بلالؓ کے اُوپر کئے گئے مظالم کا بدلہ لیتے ہیں کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ "آج ہر اس شخص کو امان دی جائے گی جو بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہو جائے گا۔" حضرت بلالؓ کے لئے یہ بدلہ کتنا سنہری تھا اس کی لذت اہل ایمان ہی اُٹھا سکتے ہیں۔

۳۔ آپؐ نماز پڑھا رہے ہیں اور کسی بچے کے رونے کی آواز آتی ہے تو آپ نماز مختصر کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں نے نماز اسلئے مختصر کر دی ہے تا کہ بچے کی ماں زیادہ پریشان نہ ہو اور وہ اس کو سنبھال سکے۔

ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ خود خدائے عزّ و جلّ نے عرش بریں سے یہ اعلان فرمایا:۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

(۷)

اس محبت و شفقت اور ہمدردی و غمگساری کا نتیجہ تھا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی آپ پر اپنی جان قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے ارادہ سے مکہ سے نکلے اور غار ثور میں پناہ گزین ہوئے تو اس غار کے تمام سوراخ اگرچہ نہایت احتیاط کے ساتھ بند کر دیئے گئے تھے تاہم ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکرؓ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر استراحت فرما رہے تھے کہ اتفاقاً اس سوراخ سے ایک زہریلے سانپ نے سر نکالا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے محبوب آقا کے آرام میں معمولی خلل کو بھی گوارا نہ کرتے ہوئے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر خوشی اور مسرت کے جذبات سے اس سوراخ پر پاؤں رکھ دیا جس پر سانپ نے کاٹ لیا۔ زہر اثر کرنے لگا مگر آپ نے پھر بھی حضورؐ کے آرام کا اس قدر خیال رکھا کہ اُف تک نہ کی اور معمولی سے معمولی حرکت بھی آپ سے سرزد نہ ہوئی۔ تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام میں خلل نہ آئے لیکن درد کی شدت بے قرار کر رہی تھی اسلئے آنکھوں سے آنسو گر گئے جن کا ایک قطرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک پر گرا۔ آپ کی آنکھ کھل گئی اور دریافت فرمایا کہ کیا معاملہ ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ سانپ نے ڈس لیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن اس مقام پر لگایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے زہر دُور ہو گیا۔

(زرقانی جلد ۱ صفحہ ۳۸۶)

۲۔ حضرت سعدؓ بن ربیع جنگ اُحد میں سخت زخمی ہو گئے تھے۔ جنگ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابیؓ بن کعب کو ان کے متعلق دریافت حال کے لئے بھیجا۔ وہ تلاش کرتے ہوئے بڑی مشکل سے آپ تک پہنچے۔ حضرت سعدؓ اس وقت حالت نزع میں تھے۔ حضرت ابیؓ نے ان سے دریافت کیا کہ کوئی پیغام ہو تو دے دو۔ اب ہر شخص اپنے دل میں غور کرے کہ ایسی حالت اگر اسے پیش آئے تو وہ کیا پیغام دے گا۔ یقیناً اس کے سامنے اس وقت اس کے بیوی بچے، عزیز و اقارب، مال اور جائیداد اور لین دین کے معاملات ایک ایک کر کے آتے جائیں گے اور اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے بیوی بچوں کے [illegible] جائیداد و املاک کے متعلق ہدایات دینا ضروری سمجھے گا لیکن اس سعید ازلی نے عین اُس وقت جبکہ اسے موت نہایت ہی قریب نظر آ رہی تھی اور دیکھ رہا تھا کہ بہت تھوڑے عرصہ کے بعد اس کی آنکھیں بند ہو جائیں گی طاقت گویائی مسلوب ہو جائے گی اور اس کے لئے اپنے متعلقین کے واسطے کوئی پیغام دینا ناممکن ہو جائیگا لیکن باوجود اس کے اس وقت نہ اس کے سامنے اپنی بیوی کی بیوگی آئی اور نہ اپنے بچوں کی یتیمی [illegible] اس نے جو پیغام دیا وہ یہ تھا کہ:

"میرے بھائی مسلمانوں کو میرا اسلام پہنچا دینا اور میری قوم سے کہنا کہ اگر تمہاری زندگی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچ گئی تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھنا کہ خدا تعالیٰ کے حضور تمہارا کوئی جواب قابل قبول نہ ہوگا۔ یہ الفاظ کہے اور جان دیدی۔ (بحوالہ مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے صفحہ ۲۲)

۲۔ بئر معونہ کے مقام پر جن ستّر قاریوں کو بے دردی اور دھوکہ کے ساتھ شہید کیا گیا تھا ان میں صرف دو زندہ بچے تھے جنہیں کفار نے اسیر کرلیا تھا اور ان میں سے ایک حضرت زیدؓ تھے جنہیں صفوان بن امیہ نے اس نیت سے خرید لیا تھا کہ یہ میرے باپ کا قاتل ہے اور میں انہیں شہید کرکے اپنے جذبۂ انتقام کو فرو کروں گا۔ چنانچہ اس نے ان کے شہید کرنے کا انتظام کرلیا۔ انہیں مقتل میں لے جایا گیا اور عین اسی وقت جبکہ وہ موت سے ہم آغوش ہونے کے لئے تیار کھڑے تھے ایک شخص نے کہا کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اس وقت تمہاری جگہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے قبضہ میں ہوں اور تم اپنے گھر میں آرام سے بیوی بچوں میں بیٹھے ہو تو تمہیں یہ بات پسند ہے یا نہیں۔ حضرت زیدؓ نے لاپرواہی کے ساتھ جواب دیا کہ:۔

"تم یہ کیا کہہ رہے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری جگہ یہاں مقتل میں ہوں خدا کی قسم میں تو یہ بھی گوارا نہیں کرسکتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے اور میں گھر میں بیٹھا ہوں۔"

ابوسفیان یہ جواب سنکر عش عش کر اٹھا اور کہنے لگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھی آپؐ سے جتنی محبت کرتے ہیں دنیا میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔
(سیر انصار جلد ۱ صفحہ ۳۶)

۳۔ مردوں کی فدائیت تو کیا مسلم خواتین کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا بے نظیر اخلاص تھا کہ وہ حضورؐ کے وجود کو اپنے تمام اقرباء سے زیادہ قیمتی تصور کرتی تھیں۔ جنگِ اُحد کے موقع پر یہ افواہ پھیل گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہادت پاچکے ہیں اسلئے مدینہ کی عورتیں عالمِ غمناکی میں گھروں سے نکل کر مسجد تک آگئی تھیں اور عالم بیتابی میں گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھ رہی تھیں کہ میدان جنگ کی طرف سے کوئی آتا ہوا دکھائی دے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کریں۔ ایک انصاری عورت نے ایک شخص سے جو اُحد سے واپس آتا ہوا دکھائی دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا۔ اس کا دل چونکہ مطمئن تھا اور جانتا تھا کہ حضورؐ صحیح وسالم ہیں اُس نے اُس عورت کے سوال کا تو کوئی جواب نہ دیا لیکن یہ کہا کہ تمہارا باپ شہید ہو گیا ہے۔ عورت نے اپنی بے تابی کے باعث اس خبر کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوئے پھر حضور علیہ السلام کے متعلق پوچھا اور اس نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ تمہارا بھائی بھی شہید ہو چکا ہے مگر اس کے نزدیک یہ خبر بھی چنداں اہمیت نہیں رکھتی تھی اس کی نظر میں باپ اور بھائی بہن سب اس وقت ہیچ نظر آرہے تھے اور ایک ہی خیال تھا کہ اس محبوب ہستی کی حالت سے آگاہ ہو۔ اس لئے اس نے اس خبر کو بھی نہایت بے التفاتی سے سنا اور نہایت بے تابی کے ساتھ پھر وہی سوال دہرایا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا کہ آپ کیسے ہیں لیکن اب بھی اس کو اسی بے چارگی کے جذبات کا احساس نہ ہوسکا اُسے اس کے خاوند کی شہادت کی اندوہناک خبر سنائی مگر اس خبر نے بھی جو اس کے خرمن امن کو جلا کر خاکستر کردینے کیلئے کافی تھی اس شمع نبوت کے پروانہ پر کوئی اثر نہ کیا اور اس کی توجہ کو نہ ہٹایا۔ اس نے پھر نہایت بے تابی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت دریافت کی اور بے چین ہوکر بولی کہ کون مرا اور کون جیتا ہے مجھے تو صرف یہ بتاؤ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے تو اس نے اُسے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بفضل اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں اور صحیح وسالم تشریف لارہے ہیں۔ یہ جواب سُن کر اس کی جان میں جان آئی اور باوجودیکہ ایک لمحہ پہلے وہ اپنے تمام خاندان کی تباہی کی خبر سن چکی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کی خبر نے تمام صدمات کو اس کے دل سے محو کر دیا اور ایک ایسی راحت اور تسکین کی لہر اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی کہ بے ساختہ اس کے مُنہ سے نکلا:۔

کل مصیبة بعدک جلل

یعنی اگر آپ زندہ ہیں تو پھر سب مصائب ہیچ ہیں۔
(مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے صفحہ ۲۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے صحابہؓ کے اخلاص اور محبت کو دیکھ کر وہ عیسائی مورخین بھی جو مسلمانوں اور ان کے مذہب پر خواہ مخواہ اعتراض پیدا کرتے رہتے ہیں اس کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکے۔ چنانچہ ایک عیسائی مورخ لکھتا ہے کہ:۔

"عیسائی اس کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ محمدؐ کے مسائل نے وہ درجہ نشہ دین کا آپ کے پیرووں میں پیدا کر دیا تھا کہ جس کو حضرت مسیحؑ کے ابتدائی حواریوں میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ جب حضرت مسیحؑ کو یہود صلیب پر لٹکانے لگے تو ان کے پیرو بھاگ گئے اور ان کا نشۂ دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجہ میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے۔ برعکس اس کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر آپؐ کو غالب کر دیا۔"
(اپالوجی گاڈفری ہیگنس ترجمہ اردو صفحہ ۶۶۔۶۷)

(۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ صحابہ کرامؓ کے اندر اس عظیم الشان انقلاب کا ذکر یوں فرماتے ہیں:۔

جاؤک منہوبین کالعریان
فسترتھم بملاحف الایمان
صادفتھم قوما کروث ذلة
فجعلتھم کسبیکة العقیان

کہ آپ کے صحابہؓ آپ کے پاس اس حالت میں آئے کہ ننگے تھے۔ ننگے ہی نہیں گندے بھی تھے لیکن یارسول اللہ! آپ نے ان سے زیادہ محبت کی اور تقویٰ و ایمان کی اعلیٰ خلعتوں سے ان کے ننگ ڈھانپے۔ وہ گوبر تھے آپ نے انہیں خالص سونا بنا دیا۔

آپ فرماتے ہیں ؎

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل ہے کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ راز نبوت ہے اسی سے آشکار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ تجزیہ غور سے پڑھنے کے لائق ہے اور اسی پر اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوگئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔" (برکات الدعا صفحہ ۱۰)

اللھم صل علی محمد و آل محمد

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ماہ ستمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے "آسمانی فیصلہ" کتاب مقرر ہے۔ تمام قائدین کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو مطالعہ کی موثر تحریک فرمائیں۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ سے بواسیر اور پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ دیگر پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ نیز مکرم حاجی محمد دین صاحب، چوہدری غلام قادر صاحب اور چوہدری عبدالعزیز صاحب آڑھتی منڈی ہارون آباد کاروباری مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب ہم سب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے اور ہر قسم کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین
(غلام محمد غازی معلم وقف جدید چک ۹۳ ضلع بہاولنگر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر خواجہ عبدالمجید صاحب کی یاد میں

مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار راولپنڈی

چکوال کے بزرگ احمدی دوست خواجہ حاجی محکم دین صاحب کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر خواجہ عبدالمجید صاحب جو بنگلہ دیش کے قیام سے قبل سلہٹ میڈیکل کالج کے پرنسپل تھے دو سال بھارت میں جنگی قیدی رہنے کے بعد پاکستان تشریف لائے تو فوجی فاؤنڈیشن لاچی کوہاٹ کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تعینات ہوئے۔ گزشتہ سال بھر کے دوران تین بار علیل ہوئے اور فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال راولپنڈی میں علاج کراتے رہے اب کی بار پانچ روز ہسپتال میں داخل رہے ۳۱ جولائی کو صبح قدرے تکلیف زیادہ تھی شام کو طبیعت سنبھل گئی اور حالت بہت ہی امید افزا ہو گئی۔ حوصلے سے باتیں کرتے رہے۔ صدقے کا خود ہی اہتمام کیا اور راقم الحروف سے جماعتی باتیں بھی کرتے رہے مگر وقتِ مقدر آ پہنچا تھا۔ رات کو شدید طور پر دل کا دورہ پڑا۔ علاج کی سرتوڑ کوشش ہوئی۔ اسی شام کو ان کے بھائی خواجہ عبدالکریم صاحب کی فیملی کے اکثر افراد بذریعہ ہوائی جہاز سیدھے ہسپتال پہنچ چکے تھے۔ ان سب کی آہ و زاری اور دعاؤں کے باوجود یکم اگست ۷۴ء کی صبح ۷ بجے یہ مخلص احمدی خوش اخلاق اور خوش مزاج با اخلاق انسان اپنے بے شمار احباب اور مداحوں ایک بیوہ، اور چار زیر تعلیم بیٹوں، دو بھائیوں اور ایک غم زدہ ہمشیرہ اور دیگر تمام متعلقین کو داغِ مفارقت دے کر مولائے حقیقی سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم ڈاکٹر عبدالمجید صاحب نہایت ملنسار، ایثار پیشہ اور نہایت نیک عادات کے ڈاکٹر تھے اس سال انھیں تحریک جدید کے معاونِ خاص کے طور پر مالی قربانی ادا کرنے کی توفیق بھی ملی اور بچوں کو بھی نیک تحریکوں میں حصہ لینے کی فہمائش فرماتے رہے۔ مرحوم کی عمر بوقت وفات ۶۰ سال کی ہو چکی تھی۔ مرحوم نے حال ہی میں اپنے بھائی خواجہ عبدالکریم صاحب کو خط لکھا اور اللہ تعالیٰ کے دیگر احسانات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ اتنی عمر بھی ایک مریض انسان پر خدا تعالیٰ کی بہت بڑی عنایت ہے۔

فوجی فاؤنڈیشن راولپنڈی کی انتظامیہ نے علاج اور تجہیز و تکفین کے سلسلہ میں ٹرانسپورٹ وغیرہ دے کر مرحوم کے جنازے میں خود شرکت کر کے نہایت ہی اخلاص اور ہمدردی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

عزیزم میجر مبارک احمد صاحب ڈار کی کوٹھی میں احباب جماعت نے شام کو ۶ بجے کافی تعداد میں نماز جنازہ میں شرکت کی جو مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف نے پڑھائی اور مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب مربی اسلام آباد نے بہت سے احباب کی معیت میں اسلام آباد کے سرکاری قبرستان میں پہنچ کر دعا فرمائی۔

ڈاکٹر خواجہ عبدالمجید صاحب کی خوش اخلاقی اور نیک نامی کا یہ پہلو قابلِ ذکر ہے کہ فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال لاچی کے سٹاف کو جب ان کی وفات کا دیر سے علم ہوا تو وہ لوگ وہاں سے اسی وقت ۲۵۔۲۶ افراد مرد و زن کا ایک قافلہ بنا کر اپنی ٹرانسپورٹ کا بندوبست کر کے اسلام آباد پہنچ گئے اور مرحوم کے بچوں اور ان کی بیگم صاحبہ سے اپنی انتہائی تعزیت کا اظہار کیا اور اسی رات دعائے مغفرت کر کے واپس چلے گئے۔

فوجی فاؤنڈیشن راولپنڈی کی انتظامیہ کے اعلیٰ افسران اور لاچی ہسپتال کے سٹاف ممبران کی تعزیت میں اس طرح کی شرکت نے پسماندگان کو بہت متاثر کیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء!

ڈاکٹر صاحب مرحوم کی اہلیہ عزیزہ انارکلی جو آسام کے احمدی دوست حبیب الدین احمد صاحب کی دختر ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما کر ان کا حافظ و ناصر اور کفیل و مددگار ہو اور سب کو ان کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

مربیان اور معلمین کرام سے ضروری گذارش

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۴، ۵، ۶ نومبر کو ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس اجتماع میں ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور ہو۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل ہم سب پر واجب ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ براہ کرم کوشش فرمائیں کہ آپ کے حلقہ کی تمام جماعتوں کی اجتماع میں نمائندگی ہو نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ آمین!

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ماہ ستمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آسمانی فیصلہ" مقرر ہے تمام خدام اسی کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔ اور قائدین کرام اس امر کا جائزہ لیں کہ تمام خدام مطالعہ کر رہے ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری عزیزہ بھانجی ناصرہ بیگم بنت سید محمد افضل صاحب ریٹائرڈ فلائیٹ سارجنٹ پی اے ایف راولپنڈی میں عرصہ تین ماہ سے شدید بیمار ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود ابھی تک خاطر خواہ افاقہ نہیں ہوا احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ عزیزہ کی جلد کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خورشید بخاری۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲) میرے خسر صاحب اور خوشدامن صاحبہ (بیگم و سید عبدالغفور صاحب عطار) اپنے بیٹے ڈاکٹر سید انور احمد صاحب سے ملنے لندن تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت ان کے وہاں قیام اور بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔

(بیگم سید منور احمد۔ ۸۱ تلیمنگ روڈ۔ لاہور)

(۳) میرے ماموں مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب ایس۔ ڈی او اوکاڑہ ضلع ساہیوال سکوٹر کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور ملٹری ہسپتال اوکاڑہ کینٹ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(عبدالشکور ندیم محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

(۴) مکرم حکیم علی محمد صاحب چانڈیو لاڑکانہ دمہ کی بیماری سے سخت پریشان ہیں چھ ماہ سے مسلسل بے حال ہیں اور آنکھوں سے کوئی چیز یا آدمی پہچاننا مشکل ہو گیا ہے بہت کمزور ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا کرے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالواحد سولنگی حیدرآباد)

ملتان ڈویژن کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری
جینگو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر ملتان ۵ فون: ۷۳۸۸۳

قائدین کرام حل شدہ پرچے مرکز میں بھجوا دیں: (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع
اور
عہدیداران جماعت کی ذمہ داری

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۴، ۵، ۶ر نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:-

"مجلس خدام الاحمدیہ جماعت کا نہایت ضروری حصہ ہے اور ہماری مرکزی تنظیم کے ماتحت ایک نہایت ہی اہم اور نسبتاً مختصر تنظیم ہے میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو اس کی اہمیت سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ گو ہر جماعت کے نوجوان سارے تو اجتماع میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن ان کا ایک ایک نمائندہ اس اجتماع میں ضرور پہنچے اور یہ کوئی مشکل نہیں صرف اس طرف توجہ کی ضرورت ہے جو اب تک ہوتی نہیں رہی۔ اور جو جماعتی نظام ہے وہ میرے سامنے ذمہ دار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں انشاء اللہ تعالیٰ نگرانی کروں گا کہ ان اجتماعوں میں ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو۔"

مجلس آپ سے درخواست کرتی ہے کہ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کوشش فرماویں کہ آپ کی جماعت کے خدام اور اطفال کا کم از کم ایک ایک نمائندہ ان اجتماعات میں ضرور شامل ہو۔ نیز دعا بھی کریں کہ ہمارا یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہفتہ تحریک جدید
یکم اکتوبر تا ۷ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

بمنظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جماعتوں کا چندہ تحریک جدید ۲۹ر رمضان المبارک تک سو فیصدی وصول نہ کیا جا سکا ہو وہ یکم اکتوبر (اخاء) تا ۷ر اکتوبر (اخاء) ۱۹۷۷ء تحریک جدید کا ہفتہ منائیں۔

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ماہ اخاء (اکتوبر) وعدہ جات تحریک جدید کے سال کا آخری مہینہ ہوتا ہے اس لئے بھرپور کوشش فرمائی جائے کہ مذکورہ ہفتہ میں تحریک جدید کے چندہ کی وصولی سو فیصدی عمل میں آ جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے ذمہ رقوم لگائی گئی تھیں:-

لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، گجرات، جہلم، کیمبلپور، ملتان، ساہیوال، فیصل آباد، ڈیرہ غازیخان، جھنگ، ہزارہ، سکھر، جیکب آباد، لاڑکانہ، خیرپور، نوابشاہ، حیدرآباد، دادو، بدین، سانگھڑ، تھرپارکر اور کراچی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ وَسِّعْ مَكَانَكَ کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کے لئے جاری کردہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جلسہ سالانہ کے قرب کے پیش نظر حتی الوسع نقد ادائیگی فرمائیں۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ $\frac{6855}{27-311}$ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع افسر جلسہ سالانہ ربوہ کو بھجوائی جائے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار "الفضل" خود خرید کر پڑھے۔

ایک سراسر جھوٹی اور من گھڑت خبر کی تردید

ہفت روزہ "السحر" لاہور نے اپنے ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۷ء کے شمارہ میں اپنے خود ساختہ "باخبر ذرائع" کے حوالہ سے شہ سرخیوں کے تحت یہ من گھڑت خبر شائع کی ہے کہ جب مسٹر بھٹو اگست کے اوائل میں لاہور آئے تھے تو جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد اور ان کے درمیان ایک ملاقات ہوئی تھی اور اس ملاقات میں یہ معاہدہ طے پایا تھا کہ آئندہ انتخابات میں جماعت احمدیہ پاکستان کے افراد پیپلز پارٹی کی بھرپور حمایت کریں گے۔

یہ خبر سرتا پا جھوٹ پر مبنی ہے۔ ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگست کے اوائل میں یا اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسٹر بھٹو کے ساتھ کوئی ملاقات نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی ایسا معاہدہ طے پایا ہے اور نہ ہی ابھی حلقہائے انتخاب کی جماعتوں نے اپنے اپنے حلقہ کے بارہ میں کوئی اصولی فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کن امیدواروں کے حق میں ووٹ ڈالیں۔

الغرض اخبار مذکور کی مندرجہ بالا خبر سراسر من گھڑت ہے اور اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

ضرورت انسپکٹر وصایا

نظارت بہشتی مقبرہ میں انسپکٹر وصایا کی ضرورت ہے۔ ایسے مخلص احمدی نوجوان انٹرویو کے لئے درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر مرکز میں رہ کر کام کرنے کے خواہش مند ہوں۔ درخواستیں ۹/۲۷ تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ حسب ضرورت تاریخ تقرر سے ۱۶۰-۸-۲۰۰/۱۰-۳۲۰ کے گریڈ میں -/۱۶۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ اس کے علاوہ -/۳۵ روپے ماہانہ گرانی الاؤنس دیا جائے گا۔ درخواستیں بھجواتے وقت مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں نامکمل درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا:-

۱۔ نام امیدوار معہ مکمل پتہ
۲۔ ولدیت
۳۔ تعلیم کم از کم میٹرک معہ نقل سرٹیفکیٹ
۴۔ عمر ۲۰-۳۵ سال
۵۔ تصدیق صدر صاحب/امیر صاحب
۶۔ شعائر اسلامی کی پابندی
۷۔ نماز جنازہ پڑھا سکتے ہوں خطبہ جمعہ دے سکتے ہوں۔ تقریر کا ملکہ رکھتے ہوں۔ دینی معلومات رکھتے ہوں۔

انٹرویو ۹/۲۷ کو صبح ۹ بجے ہوگا۔ امیدواران وقت سے قبل نظارت بیت المال آمد میں پہنچ جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

لجنات اماء اللہ سے اہم گزارش

باوجود تحریری یاددہانی کے ناصرات الاحمدیہ کے چندہ ممبری کی وصولی ابھی تک کم ہے اور اندیشہ ہے کہ مرکزی بجٹ ناصرات پورا نہ ہو سکے گا لہذا جن لجنات کی ناصرات کے ذمہ بقایا ہے وہ اپنی سیکرٹری ناصرات کو توجہ دلائیں کہ انتہائی جد و جہد سے ناصرات کا چندہ ممبری آخر ستمبر تک دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ضرور پہنچا دیں تا بجٹ پورا ہو سکے اور ناصرات کے کاموں میں حرج واقع نہ ہو۔

(سیکرٹری ناصرات)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴